تقریر

تقریر
وقت 5-7منٹ

پانی کی ضرورت، اہمیت اور افادیت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (النور:46)

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

معزز سامعین! آج مجھے آپ حاضرین کے سامنے پانی کی ضرورت، اہمیت اور افادیت پر گفتگو کرنی ہے۔ آج صبح سویرے السلام علیکم، تسبیح ودرود، دعاؤں اور اہم تربیتی واصلاحی فقرات پر مشتمل جو پوسٹیں خاکسار کے سمارٹ فون پر نمودار ہوئیں۔ اُن میں سے ایک خوبصورت پوسٹ یہ تھی۔

The Grass isn't greener on the other side. Its greener where you water it.

کہ گراس پلاٹ پر دو قسم کے گھاس دکھا کر یہ فقرہ اس کے اوپر درج ہے۔ گھاس کا کچھ حصہ سوکھنے کی وجہ سے پیلا ہو چکا ہے اور کچھ ہرا ابھرا۔ کہنے والا دراصل یہ کہنا چاہتا ہے کہ جو گھاس سرسبز ہے وہ اس لئے ہے کہ آپ اسے پانی دیتے رہے ہیں۔ جبکہ دوسرا حصہ پانی نہ دینے کی وجہ سے سوکھ کر پیلا ہو گیا ہے۔ اس ساری بات میں دو الفاظ بہت اہم ہیں۔ ایک YOU کو capital لکھنا اور دوسرا گھاس کا سوکھ کر پیلا ہو جانا یعنی پیلا لفظ جو بیماری کی علامت ہے۔ یعنی پانی نہ ہو تو بیماری لاحق ہوتی ہے اور بسا اوقات موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

پانی کی بوند بوند میں اپنی حیات ہے
پانی نہ مل سکے تو یہ جانو ممات ہے
لازم ہے احتیاط سے پانی کا خرچ ہو
ضائع کریں نہ پانی یہ مناسب بات ہے

(امۃ الباری ناصر)

YOU کو کیپٹل لکھنے میں ہمیں سمجھانا یہ مقصود ہے کہ تم یعنی آپ (تم پر زور ہے) جب تک گھر میں لگے پودوں، سبزے اور گھاس کو پانی نہیں دو گے تو وہ حصہ سوکھ کر بیمار ہو جائے گا۔ کسی شاعر نے اِس مفہوم کو یوں ادا کیا ہے۔

مالی دا کم پانی دینا، بھر بھر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھل پھُل لانا، لاوے یا نہ لاوے

سامعین! سچے رشتے پانی کی طرح ہوتے ہیں جن کا کوئی رنگ، شکل نہیں ہوتی لیکن زندگی کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔ جہاں تک پانی کی اہمیت اور اس کے فوائد کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کرہ ارض کا معتد بہ حصہ پانی رکھا ہے جو سمندروں، دریاؤں، ندیوں، آبشاروں، چشموں، جھیلوں اور تالابوں کی صورت میں موجود ہے۔ ان میں بعض

کڑوے اور کھارے پانی بھی ہیں جیسے سمندر اور باقی تقریباً میٹھے اور لذیذ پانی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جہاں تک کڑوے پانی یعنی سمندروں کا تعلق ہے یہ بھی زندگی کی علامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل کی آیت 15 میں یوں فرمایا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (النحل:15)

کہ وہی ہے جس نے سمندر کو مسخّر کیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے تم زینت کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو اور تُو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

گویا سمندروں کے کڑوے اور کھارے پانی کی کھار اور کڑواہٹ مچھلیوں اور دیگر آبی کیڑے مکوڑوں کے گوشت پر اثر انداز نہیں ہو رہی ہوتی اور یہ چیزیں انسانوں کے بقا کے لئے ضروری ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سمندر کی ہر جاندار شے کو خشکی پر رہنے والے تمام مسلمانوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور پھر یہی سمندر انسانوں کی حیات کا یوں بھی ضامن بنتے ہیں کہ اس کے کڑوے اور کھارے پانی سے آبی بخارات اٹھ کر جب بلند و بالا پہاڑوں سے ٹکراتے ہیں تو آسمانوں سے میٹھا پانی برستا ہے جو انسانوں کی حیات کے کام آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس نظام کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

"ایک دوسرا اہم مضمون اس سورت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔ سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہو جاتے۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اٹھنے کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کے لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا۔ یہ بجلی کے کڑکے بعض دفعہ ایسے ہولناک ہوتے ہیں کہ بعضوں کے لئے وہ زندگی بخش ہونے کی بجائے ان کی ہلاکت کا موجب بن جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ فرشتے ایسے وقتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور لرزہ براندام ہو جاتے ہیں۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر بھی فرمادیا کہ ہر انسان کی حفاظت کے لئے اس کے آگے اور پیچھے ایسے مخفی محافظ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 399)

پیارے سامعین! اللہ تعالیٰ نے پانی کی ضرورت، اہمیت اور افادیت پر قرآن کریم میں بہت مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔ پانی سے ہر جاندار کی پیدائش کا ذکر سورۃ الانبیاء آیت 31 میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز پر کر آیا ہوں، اَور واضح طور پر بیان فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پس ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اب سامعین! مکّہ بستی ہی کو دیکھیں۔ جنگل، بے آب و گیاہ جگہ پر جہاں زندگی کے آثار دور دور تک نظر نہ آتے تھے وہاں ننھے اسماعیلؑ کے معصوم پاؤں کی ایڑھیوں کی رگڑ سے جو پانی بہہ نکلا آج اُس کی بدولت وہاں ایسی بستی آباد ہے جو اُمُّ القریٰ اور بلدۃٌ امین کہلائی۔

سامعین! جو انگلش محاورہ آغاز میں مَیں نے بیان کیا ہے۔ وہ دراصل قرآنِ کریم میں بیان الٰہی اصول سے لیا گیا ہے کہ زمین پر ہریالی، سرسبزہ اور روئیدگی جو دیکھتے ہو وہ دراصل پانی کی وجہ سے ہے جیسے فرمایا۔

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا کی۔ پھر ہم نے اس میں سے ایک سبزہ نکالا جس میں سے ہم تہ بہ تہ بیج نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درختوں میں سے بھی ان کے خوشوں سے بھرپور جھکے ہوئے تہ بہ تہ پھل اور اسی طرح انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی اور نہ ملتے جلتے بھی۔ ان کے پھلوں کی طرف غور سے دیکھو جب وہ پھل دیں اور ان کے پکنے کی طرف۔ یقیناً ان سب میں ایک ایمان لانے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔ (الانعام:100)

پھر فرمایا:

اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔ تا کہ ہم اس کے ذریعہ ایک مردہ سرزمین کو زندہ کریں اور اس (پانی) سے انہیں سیراب کریں جنہیں ہم نے بکثرت مویشیوں اور انسانوں کی صورت میں پیدا کیا۔ (سورۃ الفرقان: 49-50)

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار بشمول انسان کو ایک گدلے پانی سے پیدا کیا اور پھر پانی میں اس کی زندگی کے سامان رکھ دیئے اور اسی پانی کے بدولت کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ مال و اسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے جو ان کے فائدہ کے کام آتا ہے۔

سامعین! یہاں تک تو مَیں مادی لحاظ سے پانی کی ضرورت اور اہمیت بیان کرتا آیا ہوں اب مَیں آپ حاضرین کے سامنے اس کا ایک اور اہم پہلو رکھنے جارہا ہوں اور وہ ہے روحانی پانی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے جہاں بارشوں کی صورت میں انسانوں کی مادی حیات اور زندگی کی خاطر مادی پانی کا انتظام فرمایا۔ وہاں انبیاء، رسل اور فرستادوں کی صورت میں بھی آسمان سے لوگوں کی روحانی روئیدگی کی خاطر روحانی پانی کا انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے اس سلسلہ کا آغاز فرمایا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے ہوتا ہوا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ اسلم پر نہ صرف ختم ہوا بلکہ آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صورت میں آسمان سے یہ پانی نازل ہو رہا ہے۔

ارشاد رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب ایمان ثریا ستارے تک اٹھالیا جائے گا تو فارسی النسل میں سے ایک شخص یا بہت سے رجال اس کو اُتار کر لوگوں کے دلوں میں بسائیں گے میں اِسی روحانی پانی کا ذکر ہے جو آسمان سے نازل ہو کر دنیا بھر کے 214 ممالک میں بسنے والے احمدیوں کے دلوں کو سیراب کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

سامعین! میری تقریر طول پکڑ رہی ہے۔ اب میں اختصار کے ساتھ آپ حاضرین کو یہ بات باور کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پھلنے، پھولنے اور ہماری ظفر و فتح کی کلید یہی روحانی پانی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو قرآن نازل ہوا۔ آپؐ کی بیان فرمودہ ارشادات اور فرمودات آپؐ کی سنت اور پھر آپؐ کے روحانی فرزند اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات کی صورت میں اس روحانی پانی سے ہم فیض یاب ہوتے رہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور سے جب سے ایم ٹی اے ایجاد ہوا تب سے ہر ہفتہ میں جمعہ کے روز خطبہ جمعہ روحانی پانی کی صورت میں آسمان سے نازل ہو کر ہمیں فیض یاب کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ زمین پر موجود ہوتے ہوئے یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اور پھر سیٹلائٹس کے ذریعہ آسمان کی بلندیوں پر جاکر واپس روحانی پانی بن کر روحانی روئیدگی پیدا کرتا ہوا ہمارے دلوں کو ہرا بھرا کرتا ہے۔ ہمارے دلوں میں اسلام احمدیت کے مختلف پودے یا تو جنم لے رہے ہوتے ہیں یا ہرے بھرے ہو کر پھل پھول سے سجتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس روحانی پانی میں سے ایک قرآن کریم ہے جس سے روزانہ تلاوت و ترجمہ اور تشریح کے ذریعہ ہمارے دل سیراب ہوتے ہیں۔ پھر فرمودات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا مطالعہ ہم اپنے گھروں میں کرتے ہیں اور روزانہ صبح نماز فجر یا نماز مغرب کے بعد ہم مساجد میں درسوں میں سن کر ہمارے اندرونے بالیدگی پیدا کرتے ہیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ فرمایا کرتے تھے۔

”مجھے خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید کے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے عشق ہے اور سرور کائنات کا کلام میرے لئے بطور غذا کے ہے کہ جب تک روزانہ اچھی غذا نہ ملنے کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اِسی طرح بغیر سید کونین کے کلام کو ایک دو دفعہ پڑھنے کے طبیعت بے چین رہتی ہے۔ جب کبھی میری طبیعت گھبراتی ہے تو بجائے اس کے کہ مَیں باہر سیر کے لئے کسی باغ کی طرف نکل جاؤں مَیں بخاری یا حدیث کی کوئی اور کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں اور مجھے اپنے پیارے آقاؐ کے پیارے کلام کو پڑھ کر خدا کی قسم ویسی تفریح حاصل ہوتی ہے جو ایک غمزدہ گھر میں بند رہنے والے کو (پانی سے سیراب۔ ناقل) کسی خوشبودار پھولوں والے باغ میں سیر کر کے ہو سکتی ہے۔“

سامعین! آج کے دور میں اس روحانی پانی سے مراد حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات و تحریرات بھی ہیں۔ ہمارے خلفاء کے خطبات و خطابات ہیں، ہماری نمازیں، ہمارے نوافل، ہماری تہجدیں، ہماری تسبیحات، ہمارے درود، ہمارے اخلاقِ حسنہ اور ہمارے اسلامی اطوار و اعمال ہیں۔ جن سے ہمارا ماحول معطر رہتا ہے۔ ہمارے روحانی باغیچے

اس روحانی پانی سے سرسبز و شاداب اور مہکتے رہتے ہیں۔ مَیں اپنی تقریر کے آخر پر حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ ہی کی ایک مثال پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپؓ نے یتیم اور غریب بچوں کے لئے دار الشیوخ کے نام سے ایک ادارہ کھول رکھا تھا۔ آپؓ ایک دفعہ اس ادارہ کے قریب ہی کسی کوٹھی میں تشریف فرما تھے کہ ایک دوست نے ذکر کیا کہ مَیں نے اپنی کوٹھی کے باغ میں پودے اور پیڑ لگائے ہیں۔ ایک اور دوست بولے کہ مَیں نے اپنی کوٹھی میں آم اور امرود کے درخت لگائے ہیں۔ اسی اثنا میں دار الشیوخ سے بچے فارغ ہو کر جب سامنے سے گزرے تو آپؓ نے فرمایا کہ

"مَیں نے یہ پودے لگائے ہیں۔ خدا ان کو سرسبز و شاداب رکھے اور پروان چڑھائے۔"

اگر ہم میں سے ہر ایک جو مہد سے لحد تک طالب علم ہے اسلامی پودا بن جائے اور روحانی پانی سے اپنے آپ کو سیراب کئے رکھے تو حضرت مسیح موعودؑ کا لگایا ہوا ہرا بھرا پودا سدا خوشبوؤں سے معطر رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کمزوروں کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

"نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ تمہارا تعاون رہے۔ اصل تقویٰ تو ایک مومن کے اندر ہے اور ہونا چاہئے پس نیکی کے کاموں میں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے تعاون ہمیشہ رہنا چاہئے اور تقویٰ ہی ہے جو پھر مزید نیکیوں کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز ایک مومن کو بار بار دوہرانے کی ضرورت ہے اور دوہرانی چاہئے تو وہ نیکیوں کی طرف توجہ اور نیکیوں کا فروغ ہے۔"

(خطبہ جمعہ 5 فروری 2010ء)

پھولوں کی گر طلب ہے تو پانی چمن کو دے
جنت کی گر طلب ہے تو زر انجمن کو دے

(حضرت میر ناصر نواب صاحب)

(کمپوزڈ: فائقہ بشریٰ)

✪✪✪✪